دار الافتاء جامعہ دار العلوم یاسین القرآن
St-18-1 سیکٹر 5-M نارتھ کراچی۔ فون: 021-32064664, 021-38302662

الرقم المسلسل ٦٠٨
تاریخ الوصول
تاریخ الاجراء ٦/٧/١٤٤١ھ
رقم الایصال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
استاد محترم جب کوئی اپنے باپ کا نام ہٹا کر اپنے شوہر کا نام اپنے نام کے آگے لگا سکتا ہے تو پھر ان احادیث کا کیا جواب بنیگا؟

الجواب بعون الملک الوھاب
واضح رہے کہ عورت جو اپنے نام کیساتھ اپنے شوہر کا نام لگاتی ہے وہ بطور نسب کے نہیں بلکہ بطور زوجیت کے لگاتی ہے جیسا کہ ازواج مطھرات کے نام کیساتھ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے نام کی تصریح موجود ہے جیسے عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کی تصریح کتب احادیث میں موجود ہے۔ اور احادیث طیبہ میں جو وعید وارد ہوئی ہیں وہ اس صورت میں ہے جب کوئی اپنے نام کیساتھ کوئی دوسرا نام بطور نسب کے لگاتا ہے۔

لما فی عمدۃ القاری ٨٠/١٦
(لیس من رجل ادعی) ای انتسب لغیر ابیہ وینروی الی غیر ابیہ وھو یعلمہ جملۃ حالیۃ ای والحال انہ یعلم انہ غیر ابیہ وانما قید بذلک لأن الاثم یتبع العلم... وانما المراد المبالغۃ فی الزجر والتوبیخ او المراد انہ فعل فعلا یشبہ فعل اھل الکفر والوجہ علی تقدیر وجود ھذہ اللفظۃ فھو ان یحمل علی انہ ان کان مستحلا مع علمہ بالتحریم

وفی فتح الباری ٢١/٢
ومن ادعی قوما لیس لہ فیھم نسب فلیتبوأ مقعدہ من النار فی روایۃ مسلم والاسماعیلی ومن ادعی ما لیس لہ فلیس منا فلیتبوأ مقعدہ

Scanned by CamScanner

من النار وهو أعم مما تدل عليه رواية البخاري على ان لفظة
نسب وقعت في رواية الكشميهني دون غيره ومع حذفها يبقى
متعلق الجار والمجرور محذوفا فيحتاج الى تقدير و لفظ نسب
أولى ما قدر لوروده في بعض الروايات .

وفي شرح النووي على المسلم ١/٣٢٢
قوله عليه السلام ومن ادعى الى غير ابيه .. هذا صريح في
غلظ تحريم الانتساب الى غير ابيه .. لما فيه من كفر النعمة
وتضييع حقوق الارث والولاء والعقل وغير ذلك مع ما فيه من
قطيعة الرحم والعقوق .

والله اعلم بالصواب
كتبه: محمد فخر عالم خان بن فرحت احمد
المتخصص في الفقه الاسلامي
جامعة دار العلوم ياسين القرآن

دار الافتاء
جامعة دار العلوم ياسين القرآن

رئيس دار الافتاء
العلامة الشيخ المحدث
المفتي السيد نجم الحسن الامروهوي
جامعة دار العلوم ياسين القرآن

01 JAN 2020